ادبیات

رپورتاژ

طالب محسن

پرستش

(باباگورونانک کے یوم پیدایش کی تقریب کے مشاہدے پر ایک تاثر)

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

بروقت پہنچنا مشکل لگ رہا تھا۔ میں نے گھڑی کی طرف دیکھا اور موٹر سائیکل کی رفتار بڑھا دی۔ لیکن یہ کیا، موٹر سائیکل کا انجن بند ہو گیا۔ اسے میرا انتظار کرنا پڑے گا۔ میں نے سوچا اور موٹر سائیکل اسٹارٹ کرنے کی کوشش کرنے لگا۔ موٹر سائیکل اسٹارٹ نہیں ہوئی۔ اس کا پلگ صاف کرنے کی ضرورت تھی۔ پلگ صاف کیا، موٹر سائیکل اسٹارٹ کی اور اس تک جانے کا عمل پھر سے شروع ہو گیا۔ میں بوڑھا، میری موٹر سائیکل بوڑھی، وہ جوان اس کی موٹر سائیکل جوان، وہ مینارِ پاکستان کے دروازے پر کھڑا تلملا رہا ہو گا —— کسی کا کسی کو پانا اتنا آسان نہیں ہے۔

ہمیں مل کر وہاں جانا تھا اور ہم وہاں پہنچ گئے۔

ایک مذہبی رہنما کا جنم دن، لوگ عقیدت سے سرشار، جذبۂ عبادت سے بے خود، اس کی گلی میں برہنہ پا، اس کے حضور سرفگندہ۔

مجھے ایک مذہب بیزار مفکر کا قول یاد آیا: مذہب انسان کے دورِ توہم پرستی کی باقیات میں سے ہے۔ اصل ضرورت اصلاحِ نظام کی ہے۔ لہٰذا خدا کا مذہب وہی ہو سکتا ہے جس میں ایک ترقی یافتہ فلاحی ریاست کے لیے بہترین اصول اور اعلیٰ نظام تجویز کیا گیا ہو۔ یہ عبادت: یہ پوجا و پرستش کی رسوم، محض تاریک زمانوں کی یادگاریں ہیں۔ میں نے سوچا: کتنی عقل کی بات ہے۔

لیکن یہ انسان کیا ہے، نرا بے عقل۔ یہ بتوں کے معبد، یہ قربان گاہیں، یہ کلیسا، یہ صوامع، یہ مساجد، یہ

زمین پر ٹکی ہوئی پیشانیاں، یہ جھکی ہوئی کمریں، یہ اٹھے ہوئے ہاتھ، یہ اشک بار آنکھیں....۔

کہاں کائنات کی تسخیر کا عزم اور کہاں یہ توہم پرست پجاری، کہاں سعی و جہد پر اعتماد اور کہاں یہ مذہب کا افیون۔

میں نے دل سے پوچھا۔ دل اس کی یاد پر دھڑکا۔ پیشانی سے دریافت کیا۔ وہ اس کے آگے جھکنے کے لیے بے تاب۔ ہاتھ کشکول بننے کے لیے بے چین۔ زندگی اس کی مرہون۔ اس کے سہارے کی طالب۔ لفظوں نے کہا: ہم اس کی حمد کا نغمہ ہیں۔ آنسو بولے: ہم اس کی مغفرت کے ہرکارے ہیں۔ میں نے سوچا: یہ تو عبادت ہے، پرستش ہے۔

معبدوں کے پجاری بولے: اسی میں زندگی ہے۔

قرآن نے کہا: 'وقضی ربك ان لا تعبدوا الا اياه' (اور تیرے رب کا فیصلہ یہ ہے کہ اس کے سوا کسی کی بندگی نہ کرو۔

منظر بدل گیا۔ معبدوں کی جگہ مسجد نے لے لی۔ مؤذن کہہ رہا تھا:

'اشهد ان لا اله الا الله' (میں اعلان کرتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی الٰہ نہیں)۔

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com